مسجد بھی آدمی نے بنائی ہے یان میان
بنتے ہین آدمی ہی امام اور خطبہ خوان
پڑھتے ہین آدمی ہی نماز و قرآن یہان
اور آدمی ہی ان کی چراتے ہین جوتیان
جو ان کو تاڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہین :—

کوڑی کے سب جہان مین نقش ونگین ہین
کوڑی نہ ہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہین

طنز سے قطع نظر (نظیر اکبر آبادی کے مزاح کی نمایان خصوصیت وہ ہمدردانہ انداز نظر ہے جو قریب قریب ان کی تمام شاعری مین موجود ہے) اور جس کے زیر اثر وہ اپنے نشانہ تمسخر کو حقارت کی نظرون سے نہین دیکھتے — اس لحاظ سے بھی وہ مزاح کے جدید تصور سے زیادہ قریب ہین — مثال کے طور پر "روٹی کی فلاسفی" مین ان کا ہمدردانہ انداز نظر کچھ اس طرح ابھرتا ہے :—

پوچھا کسی نے یہ کسی کامل فقیر سے — یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہین کس لئے
وہ سن کے بولا بابا خدا تجھ کو خیر دے — ہم تو نہ چاند سمجھین نہ سورج ہین جانتے
بابا ہمین تو یہ نظر آتی ہین روٹیان

اس حقیقت نگاری مین مزاح کی چاشنی نے ایک انوکھی جاذبیت پیدا کردی ہے البتہ یہان تلخی و زہر ناکی کا وہ عنصر یکسر مفقود ہے جو آج روٹی کے موضوع نے جدید ادب اور زندگی مین پیدا کردیا ہے —